Registered

L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۵) مطبوعہ ۲۳- جون ۱۹۰۵ء بروز جمعہ جلد (۲۳ ۲۴)

گلدستۂ اخبار

اہل پولنڈ کی ایک میٹنگ وارسا میں منعقد ہوئی جنہوں نے اس امر پر اتفاق کیا کہ کچھ امید نہیں کہ اہل پولنڈ روسی گورنمنٹ کی کوئی بات تسلیم کریں۔ اہل پولنڈ قومی مقاصد سے باہم متحد ہو جاینگے اور عمل کرینگے۔ **اہل جرمن** اس بغاوت کے فرو کرنے میں جو جنوب مشرقی افریقہ میں پھوٹی تھی کئی مہینوں تک بے فائدہ کوشش کرتے رہے اہل ہاٹنٹاٹ نے ۲ ؍ ۵ حال کو وار مبنڈ پر قبضہ کر لیا اور اس کے تمام ذخائر لوٹ لے گو جرمن افسر بچ نکلے۔ **۱۷ ؍ جون** کی رات کے ۶ و ۷ بجے کے درمیان کلکتہ میں بڑی بھاری آندھی آئی جس سے شہر کے بڑے بڑے اور پرانے درخت جڑ سے اکھڑ گئے۔ کارخانہ بند ہو گئے۔ ریلوے کی تاریں بعض مقامات سے ٹوٹ گئیں۔ بعد کو تھوڑا سا مینہ بھی برسا۔ **بمبئی** میں تنازعہ جائداد پر ایک بڑے بھائی نے اپنے چھوٹے بھائی کو قتل کر دیا اسی رنج میں بڑی بھاوج اونچے برج سے گر کر مر گئی۔ **ڈیوک** آف کناٹ کی دختر کی شادی ولیعہد سویڈن کے بڑے بیٹے کے ساتھ بڑی دھوم دھام سے ہوئی۔ **لاہور** میں جب ان پیٹرو بالنگ کی تباہی کی خبر پہنچی جو جاپانی پروفیسر ٹوگو نے جو لاہور کے ڈی۔ اے وی کالج میں جاپانی زبان پڑھاتے ہیں اپنے مکان پر جاپانی فتح کا ایک جھنڈا نصب کیا جو کئی دن تک لہراتا رہا۔ **لندن** کے چڑیا گھر میں ایک لیڈی ہاتھیوں کو دیکھ رہی تھی ایک ہاتھی نے اس کے ہاتھ سے بیگ چھین کر کھا گیا۔ اس میں تین اشرفیاں اور ایک قیمتی- رومال- اور چاقو تھا۔ **یہہ ایک مسلمہ** امر ہے کہ فرانس کے سرحد پر فرانسیسی فوجیں فراہم ہوئی ہیں اور افسران رخصت پر سے بلائے جا رہے ہیں۔ **مسٹر** روویر اور جرمنی سفیر شہزادہ روڈولس کے درمیان کل ہفتہ مختتمہ ۱۷ جون برابر ملاقات ہوتی رہی۔ یقین غالب ہے کہ فرانس کانفرنس کرنیکے لئے جرمنی سے متفق ہو جائیگا **روٹر** کا نامہ نگار واشنگٹن سے لکھتا ہے کہ ٹوکیو اور سینٹ پیٹرز برگ کے درمیان جنرل لینے وچ اور مارشل اویاما کے مابین تبدیلیاں متواتر ہو رہی ہیں تاکہ واشنگٹن کی کانفرنس کی تیاری کیجاوے۔ **ہندوستانی فوج** کو ذیل کا انعام تقسیم ہوگا۔ اُن افسران کو جو جمعدار کے عہدے سے اوپر ہیں جنمیں سینیئر اسپشل اسسٹنٹ درجہ اول بھی شامل ہیں ۱۲۰ روپیہ۔ جمعداروں کو جنمیں سینیئر اسپشل اسسٹنٹ درجہ دوئم بھی شامل ہیں ۴۸ روپیہ۔ نائیک کے درجے سے اوپر کے سپاہیوں کو جنمیں اسپشل اسسٹنٹ شامل ہیں ۲۴ روپیہ۔ نائیک ۱۶ روپیہ اور دیگر عہدہ داران کو ۱۲ روپیہ۔ **کانگڑہ** ریلیف فنڈ کا چندہ ۱۸ ؍ جون تک ۷ لاکھ ۲۳ ہزار ۳ سو پندرہ روپیہ ہے۔ **نارتھ ویسٹرن** ریلوے کی کل آمدنی یکم اپریل ۱۹۰۵ء سے ۳ جون تک ۸۱۰۰۱۱۰۱ گذشتہ سال میں یکم اپریل سے ۳ جون تک ۷۷۰۸۷۶۰۹ روپیہ تھی ہفتہ مختتمہ ۳ جون ۱۹۰۵ء کو کل آمدنی سوڈان پنجاب ریلوے کی ۷۵۲۶۰ روپیہ تھی گذشتہ سال میں اسی ہفتے کے اندر ۱۳۶۲۲۶ روپیہ تھی۔

الہ آباد ہائی کورٹ سے ایک یورپین فائر مین مسمی جیمس مالکم ڈیوس کو دو سال قید سخت کی سزا دیگئی ہے ہفتہ مختتمہ ۱۰ جون کو ہند میں کل ۷۲۸۶ اموات پلیگ سے وقوع میں آئیں جس میں سے ۵۰۸۲ پنجاب میں- ۹۵۶ صوبجات متحدہ میں ۹۴۳ راجپوتانہ میں- ۱۱۰ ریاست حیدر آباد میں- ۲۸ میسور میں- ۴ صوبجات متوسط میں- ۶۰ بمبئی میں- ۵۱ بنگال میں- ۳ مدراس ہاطہ میں- ۷۰۸ اطاع برہما میں ہوئی۔ **روس** کا سینٹ پیٹرز برگ کا پریس بڑے زور سے کہتا ہے کہ روس کی بہ نسبت جاپان کو صلح کی زیادہ ضرورت ہے۔ **ٹومسک** واقعہ براہ سائبیرین ریلوے میں ہیضہ پھوٹ پڑا ہے- **۱۸ ؍ جون** روٹر کا نامہ نگار ٹوکیو سے خبر دیتا ہے کہ ۱۰ ؍ ۵ حال کو جاپانیوں نے روسیوں کو ونیاو دنگ سے نکال دیا ہے جسمیں وہ مقیم تھے روسی فوج بُری حالت میں شمال کی طرف چلی گئی۔ اسمیں روسیوں کا بہت نقصان ہوا۔ مگر جاپانی فوج میں سے صرف ۱۸۵ قتل اور مجروح ہوئے۔ **ہاربین** میں روسیوں کے درمیان ہیضہ اور اسہال کی بیماری بکثرت پھیلی ہوئی ہے یکصد اموات روزانہ واقع ہوتی ہیں- اور اسوقت اسجگہ ۳۹ ہزار بیمار اور زخمی پڑے ہوئے ہیں۔ **۱۸ ؍ جون**۔ اس رپورٹ پر کہ یہودی لوگ از روئے عام بکیم حقوق رعایا سے خارج کر دیے گئے ہیں بے طرح بگڑ گئے ہیں اور بہت سے غضبناک جلسے اس امر کے برخلاف منعقد ہو رہے ہیں اور پولیس اور جنگی فوجیں ان کو منتشر کر رہی ہیں۔ **روس** میں انجمنوں کی ایک کانفرنس ماسکو کے درمیان ہوئی اور انہوں نے جنرل لیبر کی سٹرائک میں شامل ہو جانیکا فیصلہ

ایڈیٹوریل نوٹس

شبہہ چِھنتک کی شبہہ چِھنتا۔ قادیاں کا نوزائیدہ آریہ اخبار مورخہ ۱۵ جون ۱۹۰۵ء بعنوان "بائبل میں عشق مجازی" بائبل کے الہامی ہونے کی بابت چند ایک باتیں لکھکر یوں کہتا ہے کہ ہمیں اسوقت اِن باتوں سے کچھ واسطہ نہیں مگر یہ امر قابل غور ہے کہ بائبل میں عشق مجازی موجود ہے۔ ہم اپنے نوزائیدہ ہمعصر کو اس کے متعلق دو تین باتیں بتلانا چاہتے ہیں۔ (۱) یہ کہ یہ کتاب قدیم زمانہ سے یہودی اور مسیحی کلیسیا کی طرف سے الہامی تسلیم شدہ ہے اور ان دونوں قوموں میں سے کبھی کسی نے ایسی شبہہ چھنتا اس کے مضمون کی بابت نہیں کی اور نہ اب بھی وہ کرتے ہیں جیسی کہ ہمارا شبہہ چھنتک کرتا ہے بلکہ ہمیشہ سے یہ استعارہ روحانی معنوں میں مستعمل ہوتا رہا ہے۔ (۲) بائبل میں خدا کا تعلق اور مسیح کا تعلق اس کی کلیسیا سے ہمیشہ خاوند بیوی اور دولھا دلھن کے استعارہ سے ظاہر کیا گیا ہے۔ جسمیں اُن کا نہایت نزدیکی اور پر ناز تعلق اعلیٰ درجہ کی محبت اور خوبصورتی اور باہمی اعلیٰ درجہ کا برتاؤ اور سلوک اور وفاداری اور ملنساری بتائی گئی ہے (۳) اسی قسم کا استعارہ کل بائبل کے دیگر مختلف مقامات میں بھی آیا ہے مثلاً یسعیاہ ۵۴: ۴ سے ۸ تک۔ حزقیل ۱۶ باب متی ۲۵: ۱ سے ۱۳۔ ۲ کرنتھی ۱۱: ۲ مکاشفات ۱۹: ۷-۲۱: ۲- (۴) بائبل ایک اعلیٰ درجہ کی فصیح کتاب ہے جسمیں اپنے قسم کا علم البیان اور صنائع بدایع اور عروض اور منطق موجود ہے۔ علم البیان اور صنایع بدایع کے متعلق تشبیہ تمثیل اشارہ کنایہ استعارہ وغیرہ سب کچھ موجود ہے۔ تشبیہ اور استعارات وغیرہ قدرت کی ہر ایک شاخ اور کل انسانی برتاؤ سے لیا گیا ہے اگر گناہ اور اس کے تنفر کو ظاہر کرینگے تو بدعہ اور زنا کی مثال ہے تو پاکیزگی پاک دامنی اور نہایت قریبی محبت کے اظہار کے لئے صحت۔ فرزند دختر۔ والدین شوہر اور بیوی کی نسبت اور تعلق مستعمل ہے۔ (۵) جبکہ دنیا کی دیگر اشیاء انسان کے اور خدا کے تصورات اور ارادوں کو ظاہر کرنے کے لئے استعارۃً بیان کئے جاتے ہیں۔ تو کیوں یہ استعارہ استعمال نہو عشق مجازی وہ اعلیٰ ترین استعارہ ہے جس سے عشق حقیقی کا تصور اور اظہار ہوتا ہے۔ (۶) جس کا دل برا ہے اُس کے لئے سب کچھ برا ہے مگر پاک دل لوگ عشق مجازی کی اصطلاحات اور طرز کو عشق حقیقی کے معنی میں لیتے ہیں۔ ہمارے ہی ملک کے ذرا صوفیوں کی اصطلاح اور طرز کو دیکھو؛

لفظ مسیح کی ایک نئی تاویل۔ اس عنوان سے ہمارے ہمعصر ایڈیٹر پرکاش نے اپنے ۱۷ جون کے پرچہ میں ایک نوٹ دیا ہے جس سے آپکی مسیحی مذہب کی اصطلاحات اور تعلیمات سے واقفیت کا اعلیٰ درجہ کا نمونہ ملتا ہے۔ آپ پہلے اپنے عنوان میں "لفظ مسیح کی ایک نئی تاویل" ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں مگر آگے چلکر فرماتے ہیں کہ "لیکن اب لفظ عیسے کی بھی تاویل شروع ہوگئی ہے"۔ اور اسپر حوالہ شریمتی اینی بیسنٹ کا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "لفظ عیسے یونگ معنوں میں نہ کہ اور ہی معنوں میں استعمال ہوا ہے"۔ اگرچہ ہمنے وہ رسالہ نہیں دیکھا اگر مہربانی ہو تو ایڈیٹر صاحب وہ رسالہ ہمارے پاس بھیجدیں ہم بھی اسکو دیکھکر اپنی رائے اسپر ظاہر کرینگے، تو بھی جانتے ہیں کہ اُنہوں نے لفظ عیسے کی تشریح نہیں کی ہوگی اور ایسا ہی لگلے پیراگراف سے واضح ہے۔ جس لفظ کی تشریح مسز اینی بیسنٹ کرتی ہیں وہ مسیح ہے۔ ایڈیٹر صاحب لفظ عیسے اور مسیح میں فرق ہے۔ اڈیٹر صاحب یہ نئی تاویل نہیں ہے بلکہ اصلی اور پرانی تشریح ہے اور اپنے مُدعا کو ظاہر کرتی ہے کہ "مسیح ہے" لفظ مسیح شخصیت کی نسبت ایک اوستعا کو زیادہ ظاہر کرتا ہے"۔ مسز اینی بیسنٹ ایڈیٹر پرکاش سے زیادہ ماہر اور واقف نظر آتی ہے۔ اور کیوں نہو؟ آخر مسیحی ممالک کی باشندہ اور پرورش اور تعلیم یافتہ ہے۔ ہم اس کے ساتھ پورا اتفاق کرتے ہیں۔ بائبل میں یہ ایک صحیح امر ہے۔ یہ لفظ "اینڈ" ایک وصفی نام یعنے لقب تھا نہ کسی شخص کا اسم ذات۔ عہد عتیق کے یونانی ترجمہ سپٹواجنٹ میں یہ لفظ سردار کاہنوں (احبار ۴: ۳-۵ و ۱۶) کے لئے آیا ہے جس کا اردو ترجمہ مسوح ہوا ہے دراصل لفظ مسیح ہے۔ اور پھر عبرانی بادشاہوں کے لئے آیا ہے (۱۔ سموایل ۲: ۱۰ و ۳۵- ۱۲: ۳-۵- ۲۔ سموایل ۱: ۱۴- زبور ۱۸: ۵۰- ۲۸: ۸) اور ایک دفعہ خورس بادشاہ کے لئے (یسعیاہ ۴۵: ۱) اور اسی طرح یسوع یعنی عیسے کے لئے (زبور ۲: ۲ دانیل ۹: ۲۶)۔ چاروں اناجیل میں یہ لقب شاذ ہی آیا ہے مگر اس شخص کا جو مسیح کہلاتا ہے اسم ذات عیسے وارد ہوا ہے۔ مگر خطوط میں یہ لقب خود ایک اسم ذات کے طور پر مستعمل ہوتا ہے؛

ہز ہائینس دی راجہ آف چمبہ کی وفات۔ نہایت افسوس سے ہم اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہمارے لائق فائق اور ہونہار اور ہر دل عزیز اور مسیحیون کے بڑے حامی راجہ شیام سنگھ صاحب بہادر ۱۰ ماہ جون کو چند یوم کی علالت طبع کی وجہ سے یک بیک فوت ہوگئے تمام چمبہ میں ہڑتال اور ماتم کا بازار گرم ہوگیا۔ ہر ایک کہ و مہ کی چشم غم سے نم تھی۔ محل سرا ماتم سرا بن گئی۔ ہم نہایت ہمدردی اور خلوص دلی سے آپکی ماتم پرسی میں شریک ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خداوند آپ کے پس ماندگان کو صبر اور تسلی عطا فرماوے۔ زیادہ تفصیل آئندہ دیکھئے

جاپانی سفیر نے جو واشنگٹن میں ہے پریزیڈنٹ روزولٹ کو اطلاع دی ہے ہم مصالحت کی شوری کیلئے یورپ کو نہیں جائینگے۔ اسی طرح روس نے بھی کہا ہے کہ جلسہ مصالحت واشنگٹن میں ہو؛

جنگ میں جاپانی سائینس-

قیاسی اور عملی سائینس کی ترقی کا ظہور آجکل روس اور جاپان کے جنگ کے سوائے کسی اور موقع پر بخوبی نظر نہیں آتا جہاں علاوہ جنگ کرنے کے مجروحین کے ساتھ برتاؤ اور انکا علاج معالجہ بھی قابلیت کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس پہلو سے جاپانی لوگ روئے زمین کی مہذب قوموں کے ہمپلہ ہیں۔ جاپانیوں نے گذشتہ تیس سال کے عرصہ میں دیگر قوموں کے علوم کو ترتیبی طور پر خوب سیکھ لیا ہے۔ اور بعض اندھا دھند انکی پیروی ہی نہیں کرتے رہے بلکہ جو کچھ ان کو اپنے لئے مناسب اور مفید معلوم ہوا اُنکو انہوں نے اپنے آپ میں جذب کر لیا۔ علاوہ اسکے انہوں نے خود اپنی علمی تحقیقات میں بڑی جدوجہد اور سعی اور کامیابی حاصل کی ہے اور یوں نہ صرف دوسری قوموں کے ہمپلہ ہوگئے بلکہ ان سے بھی گوئے سبقت لیگئے۔ کہتے ہیں کہ جاپانی لوگ مختلف قسم کے بارود استعمال کرتے ہیں جو انکی اپنی ایجاد ہے یہ بارود بعض باتوں میں موجودہ مختلف نمونوں کے مستعملہ بارود سے بڑھکر ہے۔ ایک صاحب جنہوں نے جاپانی کلوں کی دوکانوں کا ملاحظہ کیا کہتے ہیں کہ وہ سب دوکانیں یورپ اور امریکہ کی اسی قسم کی اعلیٰ ترین دوکانوں اور کارخانوں کے برابر ہیں۔ ہم جاپانی ریڈکراس کے کاموں کا بھی ذکر کرتے ہیں کہ وہ ایک عظیم الشان بیانے پر کبھی بڑی تیزی اور موثر اور مفید اور کامیابی سے عمل میں لارہے ہیں۔ جاپان میں ریڈکراس مجروحین اور مریضان کی امداد کے باقاعدہ انتظام کا ایک جزو ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ریڈکراس اور باقاعدہ محکمہ ادویات کے درمیان جو تفرقہ ہوتا ہے اور جس سے غربا کا نقصان بسا اوقات ہوتا ہے وہ جاپانی معرکۂ جنگ میں اور انکے ہسپتالوں میں بالکل کالعدم ہے۔

کامل انسان کا نمونہ

دنیا میں کامل انسان کا نمونہ مسیح اور صرف مسیح ہی ہے۔ جس قدر انسان از ابتدائے آفرینش آدم کی نسل سے پیدا ہوتے آئے اور تا قیامت پیدا ہونگے اُن سب میں آدم کی گنہگار صورت کا ناکامل اور معیوب نقش ہویدا ہو رہا ہے۔ مگر خداوند مسیح وہ اعلیٰ نمونہ ہے جس کے سانچہ میں ہر فرد بشر کو ڈھلنا اور اسکی شکل پر بننا چاہئے۔ مسیح کا یہ اعلیٰ نمونہ علاوہ اسکی زمینی اور عملی زندگی کے اس کے چہرہ کی صورت تبدیل ہونے کے موقع پر بخوبی نمایاں ہوتا ہے۔ وہ تبدیلی صورت مسیح کے ذاتی جلالی جلال کا محض ایک ظہور نہ تھا۔ اس سے تو یہ مقصود تھا کہ رسولوں کا ایمان اس کی الوہیت پر قائم اور مضبوط ہوجائے۔ نہ صرف یہی مطلب بلکہ اس سے بھی بڑھکر ایک خاص مطلب تھا۔ وہ آدمی مسیح یسوع۔ انسان کا بیٹا۔ اور اس نسل کا مثیل و نمونہ ہے مسیح وہ آدمی ہے جو اس وقت ہوگا جبکہ گناہ اس میں سے کلیتہً نیست ہوجائیگا۔ اس میں باپ کے ساتھ انسان کی ابنیت۔ قدرت میں اعلیٰ درجہ کا کمال۔ رفاقت میں کامل۔ اور لا یموت زندگی کے جلال کی برو قی اور اشراع جمع اور قائم کیا گیا ہے۔ وہ مسیح کا یہ ہے جو قربانی کے لئے پیش اور مقبول کیا گیا ہے۔ جو ہر بات میں الٰہی مرضی کا تابعدار ہے۔ شریر کے ہر ایک حملہ پر اس نے کامل فتح پائی ہے۔ اور خدا کی نظر میں بے عیب اور بے لوث ہے۔ وہ ویسا ہی انسان ہے جو خدا کو مطلوب ہے۔ وہ اندیکھے خدا کی صورت ہے۔ اور خدا چاہتا ہے کہ انسان خدا کی اسی صورت پر اس کامل انسان کی صورت پر پھر بحال کیا جاوے۔ اور ہم کو کامل یقین ہے کہ خدا کا فضل انکو جو مسیح کے وسیلہ سے بچ گئے ہیں مسیح کی مانند بنادیگا۔ خدا اُسمیں اور اُس سے اور اُس کے ذریعہ سے پورا پورا خوش ہوگیا۔ اور ہم بھی اسی کی مانند ہو جائینگے۔ خدا اسمیں ہوکر اور ہماری کامل انسانیت سے جو ہمارے پیدا کرنے والے کی صورت پر تدریج بنتی جارہی ہے ہمیشہ پورا پورا خوش ہوجائے گا۔ بلکہ ہمارے اجسام بھی اس کے جلالی جسم کی مانند بنجائینگے یہی ہے Mysticism مسٹیسزم یعنی خدا کے ساتھ اتحاد پیدا کرنے کا بھید اور طریقہ ہے۔

ایک بچے نے سوال کیا کہ "خدا سارے دن کیا کیا کرتا ہے"-

اس پر پروفیسر ڈرمنڈ صاحب نے یسوع کے وہ الفاظ اقتباس کئے جو لوقا ۴: ۱۸ میں مرقوم ہیں اور جو خود یشعیاہ نبی کے ۶۱ویں باب سے مقتبس ہے اسکو وہ مسیحیت کا پروگرام کہتا ہے۔ خدا ہر وقت کام کرتا رہتا ہے اور اُن مہربان ارادوں کو پورا کرتا رہتا ہے جو بنی نوع انسان کی بابت وہ رکھتا ہے۔ اپنے بے تبدیل ارادہ اور بے تکان زور اور بیحد صبر کے ساتھ وہ اپنے نہوائے کے لئے کام کرتا ہے۔

اس مقصد سے جو کام وہ کرتا ہے اسکا ایک حصہ اس نے انسان کے سپرد کیا ہے۔ اس نے ہمکو اپنا ہمخدمت بنایا ہے۔ خدا ہمیشہ اپنے حصہ کا کام کرتا ہے مگر انسان اپنے حصہ کا کام ہمیشہ نہیں کرتا۔ جہاں تک کہ نتائج برآمد ہوتے ہیں وہ ویسے نہیں ہوئے جیسے اس وقت ہوتے جبکہ وہ لوگ جنہیں خدا نے اپنا ہمخدمت بنایا ہے حتی المقدور اپنا کام کرتے۔ مریم نے اپنا کام کیا ہم میں سے بہت ہیں جو اس بات کے معترف ہیں کہ ہمنے اپنا کام نہیں کیا وہ لوگ جو صبر سے نتیجہ کی انتظاری کرتے ہیں وہی ہیں جو اپنا فرض پورے طور سے ادا کیا کرتے ہیں جو حتی الوسع خدا کی مدد کرتے رہتے ہیں۔

اگر ہم اُسکی مدد کرنے کے لئے بلائے گئے ہیں تو یہ ہمارے لئے کیسی عزت کی بات ہے! اس نے ہمکو اپنے فرزند بناکر اُس کام کا جو وہ خود کرتا ہے ایک حصہ ہمیں بھی کرنیکو دیا ہے۔ اگر ہم اس حصہ کی تعمیل میں قاصر ہوں تو پھر ہماری کیا حالت ہو؟ اگر ہم کسی کی مدد کرسکتے ہیں تو ہم اپنا وہ کام نہ کرنے سے اس بھلائی کو روک دیتے ہیں۔ اے خدا ہماری مدد کر۔

خدا ہمکو ہمارے تمام ضروریات دیتا ہے ایسا کہ ہم اپنا کام بخوبی کر سکتے ہیں۔ اگر ہمکو غیرت ہے۔ اور مصمم ارادہ رکھتے ہیں تو وہ ہماری مدد کرے گا کہ ہم اُسکی ایسی مدد کر سکیں کہ ہم خدا کے اُس بڑے کام کی بابت نہ صرف نیک تمیزی ہیں بلکہ اُس کا ایک جلیل حصہ بھی حاصل کرینگے ● انڈین وِٹنس

شجاع رحیم ہوتے ہیں

محمود غزنوی کی تواریخ اور اس کے ترس سے جو اُس نے جنگل میں ایک ہرنی پر کھایا جبکہ اُس نے اس کا بچہ پکڑ لیا تھا عموماً لوگ واقف ہیں۔ اِس قسم کی مثال دیگر اقوام میں بھی ملتی ہے۔ ایک انگریز ابراہام لنکون کا بیان ہے کہ اس نے چلتے چلتے راہ میں پڑے ہوئے دو چھوٹے چھوٹے چڑیا کے بچے پائے جو ہوا کے جھونکے سے اپنے گھونسلے سے گر پڑے تھے۔ اس نے ان کو بڑی نرمی سے اٹھالیا اور گھونسلے کی تلاش میں ادھر اُدھر پھرنے لگا تاکہ اُن کو اُن کے گھونسلے میں پھر رکھدے۔ اسی طرح صوبجات متحدہ امریکہ کی فوج کے جنرل ڈیوڈ اِس سٹنلی صاحب کا ذکر ہے کہ وہ ایک لشکر کو لیکر ایک میدان میں سے گذر رہا تھا۔ اس میں دو ہزار مرد۔ دو ہزار پانسو گھوڑے اور خچر اور کچھ لدے ہوئے اڑھائی سو چھکڑے تھے۔ ایک دفعہ کا بیان ہے کہ وہ اِس لشکر کے آگے آگے گھوڑے پر سوار جا رہا تھا کہ فوراً اُس نے "ہلٹ" بولدیا۔ کیونکہ عین اس کے راہ میں ایک پرندے کا گھونسلا آگیا تھا۔ اِس جنرل نے چند لمحہ تک کھڑے ہو کر اس چھوٹے سے گھونسلے کو بغور دیکھا اور پھر لشکر کو حکم دیا "لفٹ ابلیک مارچ Left oblique march" تمام آدمی اور گھوڑے اور خچر اور چھکڑے اُس گھونسلے سے کاوا دیکر چل پڑے اور یوں گھونسلا اور اُس کے بچے لتاڑے جانے سے محفوظ رہے۔ کئی مہینوں بلکہ برسوں کے بعد اُن لوگوں نے جبکہ گذر اُس میدان میں سے ہوا تھا لشکر کی اس روانگی کا نشان پھر دیکھا اور پہچان لیا کہ یہہ نشان پرندے کے اس گھونسلے کو لتاڑے جانے سے بچانے کے لئے دیا تھا۔ سچ ہے "عاشق دلیر ہوتے ہیں"●

مریخ ہماری زمین کی طرح آباد ہے

فرانس کے ایک بڑے مشہور عالم منجم کا بیان ہے کہ مریخ ہماری زمین کی طرح آدمیوں سے آباد ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں اس سیارہ کا قریب تیس برس تک بڑی غور و فکر کیساتھ ملاحظہ کرتا رہا اور میں نے اس کا ایک باقاعدہ نقشہ بھی بنایا ہے۔ اور مجھے دیگر باتوں کی نسبت اسمیں زیادہ دلچسپی ہے صرف اسی ایک وجہ سے کہ بالیقین وہ آباد ہے۔ اور غالباً ایسے آدمیوں سے جو ہماری نسبت بہت زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔ وہی صاحب یہہ بیان بھی کرتے ہیں کہ وہاں کا سال ہمارے سال سے دوگنا ہے یعنی اس میں ۶۸۷ دن شامل ہیں اور اس لئے اس کا موسم سرما موسم گرما کی نسبت بڑا ہے۔ وہاں کے باشندے یہاں کے باشندوں کی نسبت بہت ہلکے ہیں یعنی جس آدمی کا وزن یہاں پر ۱۴۰ پونڈ ہو وہاں پر اُس کا وزن صرف ۵۲ پونڈ ہوگا۔ وہاں کا دن ۲۴ گھنٹے ۳۷ منٹ ۲۲ سکنڈ کا ہوتا ہے۔ وہاں کی آب و ہوا بڑی معتدل ہے۔ وہاں باد صرصر نہیں ہوتی۔ فضا بہت سبک ہے۔ بادل شاذ و نادر ہیں۔ وہاں کے باشندے بڑی عمدہ آب و ہوا میں رہتے ہیں اور آب و ہوا خشک اور صاف ہے۔ وہ صاحب کہتے ہیں کہ ہم دنیا کے کرہ (گلوب) کی بہ نسبت مریخ کے کرہ سے زیادہ پورے طور پر واقف ہیں●

ہندو تعلیم النسواں کی تحریک

ایک زمانہ تھا کہ ہند کے لوگ مستورات کی تعلیم کو ایک عیب اور نقص سمجھتے تھے۔ عورات کو بے علم رکھنا قرین مصلحت سمجھا جاتا تھا۔ مگر مسیحیوں اور مشنریوں اور مشن کے حامیان اور مددگاران نے ہند میں ہر طرح کی مشکلات اور مخالفتوں کا مقابلہ کر کے اس کی ضرورت اور اہمیت کو ہند میں ایسی تحریک دی کہ آجکل خود وہی لوگ جو اس مسئلہ اہم و ضروری کے مخالف اور مانع تھے۔ اس مرحلہ میں بڑی سرگرمی اور جد و جہد سے کام کر رہے ہیں۔ اس امر پر درس اور لکچر برابر دیئے جاتے اور لوگوں کی کانشنس جگائی جاتی ہے۔ تعلیم النسواں کے لئے تجاویز اور تدابیر سوچی جاتی اور مختلف اقسام کے سکیم تیار کئے جاتے ہیں خصوصاً ہندوؤں میں یہہ تحریک بڑھکر ہو رہی ہے۔

آر۔ پتریکا نے اعلان دیا ہے کہ کلکتہ ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس سر اوچرن مِتر صاحب نے لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک سکیم تیار کیا ہے جسکو وہ غور و فکر کرنے کے لئے بنگال گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کرنے والے ہیں●

مسٹر متر صاحب ہندو لڑکی کی شادی کے لئے بارہ برس کی عمر معین کر کے یہہ تجویز پیش کرتے ہیں کہ پانچ سے ۷ برس تک عام قاعدہ کے موجب کھیل اور ورزش وابتدائی پڑھنے اور لکھنے اور نقشہ کشی کی تعلیم دینی چاہئے۔ ۷ اور بارہ برس کی عمر کے درمیانی عرصہ میں خاص تعلیم کی ضرورت ہے۔ لڑکیوں کو سوائے تھوڑی سی سنسکرت کے کوئی غیر زبان سکھلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر ضروری ہے کہ انکو تاریخ و جغرافیہ ہند۔ ابتدائے حساب۔ نقشہ کشی۔ علم حفظ صحت۔ کھانا پکانا اور موزے وغیرہ بننا سکھایا جاوے۔ ان مضامین کو چار بڑے حصوں میں تقسیم کر کے عمداً سکھلانا چاہئے۔ اور ان لڑکیوں کے لئے جو اعلیٰ تعلیم پا سکتی ہیں یونیورسٹی کے امتحان کی تیاری کو مدنظر رکھکر تعلیم دینی چاہئے۔ اور یہہ تعلیم پانچ سے ۷ برس کے گذر جانے کے بعد شروع کرنی چاہئے●

ایک اور اخبار لکھتا ہے کہ اگر ہند کے گذشتہ

اعلیٰ ترین زمانہ اور قومیت کو از سرِ نو بحال کرنے کے لئے سنسکرت کی ضرورت ہے تو موجودہ تہذیب اور زمانہ کے ساتھ اتحاد اور برتاؤ کے لئے انگریزی کی بھی اشد ضرورت ہے۔ اس ترقی کے زمانہ میں جبکہ ہر ایک قوم اس دھن میں ہے کہ ہمارا علم دن دونا اور رات چوگنا ہوتا جاوے تو یہہ کوئی نامناسب امر نہیں ہے کہ لڑکیوں کے مدرسوں میں کہ ان مضامین کے ساتھ جنکا ذکر سکیم میں ہوا ہے اعلیٰ درجہ کی انگریزی تعلیم دیجاوے کیونکہ ہند کی حالت کا بہت کچھ تعلق انگلستان کے ساتھ ہے علاوہ اس کے لڑکیوں کو اس دیس کی گذشتہ زمانہ کی بہادر اور نیک نہاد مستورات کے نمونہ کی تعلیم اور تلقین بھی کیجاوے۔ یہہ بھی ایک لازمی بات ہے کہ لڑکیاں والدہ کی اس تاثیر اور عمل کا معاینہ کریں جن سے کہ قدیم اور حال کے زمانہ میں بڑے بڑے مشاہیر زمانہ موثر ہوئے ہیں۔ اور ان کارہائے نمایاں اور عجیب عملوں کو دیکھیں اور اُن کی پیروی کریں جو قدیم زمانہ کی ہندو مستورات مثلاً ساوتری اور سیتا سے ظہور میں آتے تھے۔ اس قسم کی شریف بیبیوں کی سوانحعمریاں مدرسوں میں لڑکیوں کو پڑھائی جاویں۔ اور یہہ بھی ایک ضروری بات ہے کہ ہماری ہندو لڑکیاں مہابھارت اور رامائن اور اپنی دیگر مقدس کتابوں کا ایک اعلیٰ علم حاصل کریں ؎

اسی قسم کی سکیم اور ترتیب مضامین اگر ہماری پنجابی ہندو بھائی تجویز کر کے اسپر عملدرآمد کریں تو فایدہ سے خالی نہو گا۔ گورنمنٹ کو اس امر کی طرف بڑی توجہ دینی چاہئے۔ ہماری ہندو بیٹیوں اور بہنوں کو جہانتک ممکن ہو ایشیائی تعلیم بہت زیادہ اور اعلیٰ درجہ کی دینی چاہئے اگرچہ یورپین تعلیم بھی ضرور ہے۔ مگر ایسی یورپین تعلیمات اور دستورات سے بچانا ضروری ہے جو ہماری ایشیا کی تہذیب اور دستورات کے برخلاف اور ہماری سوسائٹیوں کے برخلاف اور اخلاق کی قاتل ہیں ایشیا میں سب کچھ ہے صرف کوشش سے محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر ایک قوم میں تعلیم النسواں اس قوم کی ترقی اور عروج کا ایک جزو لاتجزو ہے۔ مستورات کی تاثیرات پر جو ان کے خاندان پر ہوتی ہیں تمام باتوں کا انحصار ہے گر ان کی تعلیم خاطر خواہ ہوئی اور وہ اپنے بچپن ہی سے ایسے عمدہ سانچے میں ڈھالی گئیں تو یقین واثق ہے کہ ہند اپنی اعلیٰ کامیابی اور عروج کو تھوڑے ہی عرصہ میں پہنچ جائے گا ؎

یورپ اور امریکہ میں اگرچہ شراب خوری اور بدچلنی وغیرہ کی برائیاں بہت زیادہ ہیں۔ مگر ان ممالک میں مذکورہ بالا قسم کے گرے ہوئے لوگوں کو سدھارنے اور اُن کو سوسائٹی کا کارآمد ممبر بنانے کے لئے کوششیں بھی بہت زور سے عمل میں آتی ہیں ایسی قسم کی اخلاق سے گری ہوئی عورتوں کے لئے اُن ملکوں میں جابجا ریسکیو ہوم بنے ہوئے ہیں۔ اور اُن میں ایسی عورتوں کو لاکر بری سنگت سے بچا کر اور نیک سنگت میں رکھکر اُن کی عمدہ تعلیم و تربیت کرنے میں محنت کی جاتی ہے۔ ان میں اکثروں کی زندگیاں سُدھر جاتی ہیں۔ مکتی فوج کے بانی جنرل بوتھ کے قائم کئے ہوئے جو ریسکیو ہوم ہیں اُن کے ذریعہ اسی فیصدی کے قریب بدچلن عورتیں سُدھر کر سوسائٹی کی عمدہ ممبر بن جاتی ہیں۔ کیا ہمارے ملک میں ایسے لوگوں پر نیک نیتی سے کی ہوئی محنت کچھ نتیجہ پیدا نہ کرے گی۔ ہمارے ہموطنوں کو چاہئے کہ وہ اپنے ملک کے عمدہ چلن سے گرے ہوئے مردوں اور عورتوں کے سُدھار کے واسطے دل وجان سے کوشش کریں اگر لاکھ آدمی میں سے ایک کو بھی بچالیا اور سدھار دیا جاویگے۔ تو کسی صورت میں کم قدر کے قابل بات نہیں ہے۔ کیونکہ انسانی زندگی کی کوئی قیمت نہیں پا سکتا ؎

مینیجر شانتی آشرم آفس لاہور۔

تذکرۃ الحکمائے یونان

روح کی بابت انکا خیال تھا کہ وہ بھی جسم کی طرح ایک اعتدال ہے اور اسی لئے فیلولاؤس نے سر کو عقل کا مکان اور اصل قرار دیا ہے۔ اور کہ روح دل میں رہتی ہے۔ اور کہ نشو نما اور جاذبیت ناف میں ہوتی ہے اور زندگی اعضاء تناسل میں ہوتے ہیں۔ وہ روح کا تناسخ بھی مانتا تھا۔ اور ایسا ہی وہ دیو بھوتوں کا بھی قائل تھا جو ہواؤں میں بستے یا ہوا میں تیرتے پھرتے ہیں وہ کہتا تھا کہ سال عظیم کے گذر جانے کے بعد (غالباً یہہ سال دس ہزار برس کا ہوتا) دنیا کی تمام چیزیں گداز ہو جاینگی اور اُنکی تمام ترکیب زائل ہو جاویگی اور پھر از سر نو دنیا بنے گی۔ فیثاغورث کے اخلاقی اصولی باتیں ان فرائض میں شامل ہیں یعنی دیوتاؤں کی اور حکومت کی اور والدین کی تعظیم حب الوطنی۔ دوستوں کے ساتھ وفاداری۔ اپنے آپ کو ازمانہ پرہیزگاری اور زندگی کی پاکیزگی۔ انصاف مساوی عدد کو مساوی عدد سے ضرب دینے میں مشتمل ہے کیونکہ انصاف میں مساوی بات کا عوض مساوی شے سے دیا جاتا ہے اور وہ اعداد ۴ اور ۹ ہیں۔ اور خوبی اعتدال ہے ؎

ایلیاتی مدرسہ

زینوفینس

یہہ شخص کولوفن واقعہ آیونیا کا باشندہ تھا۔ مگر اس کے زمانہ حیات کی بابت ہمیں بہت کم معلوم ہے۔ ڈائیوگنیس کے

بیان کے مطابق وہ ساٹھویں اولمپیڈ (۵۴۰ سے ۵۳۷ قبل از مسیح) میں کسی وقت پیدا ہوا تھا۔ رڈائوگینیس ۳و۴۳ صفحہ ۳) جس سے ظاہر ہے کہ وہ اناکسیمنڈر کے زمانہ کے قریب موجود تھا۔ سترو کہتا ہے کہ وہ انکسا گورس سے تھوڑا ہی پہلے گذرا ہے۔ اپالوڈورس اسکی پیدائش چالیسویں اولمپیڈ میں معین کرتا ہے (۶۲۰ قبل از مسیح) ٹیمیو کے بیان کے موافق ہیرو اول اور ابخرمس کے زمانہ میں موجود تھا (۴۷۸ قبل از مسیح) مگر یہہ عرصہ اپلوڈورس کے بیان سے بالکل منافق ہے۔ اور مفصلہ ذیل اشعار سے جنکو ڈائوگینیس نے (۹و۱۸ صفحہ ۳ میں) اقتباس کیا ہے واضح ہوتا ہے کہ وہ ان کے لکھے جانیکے وقت ۹۲ برس کا تھا وہ اشعار یہہ ہیں؛

جب سے کہ میری تعلیمات سب سے پہلے تمام یونان
میں پھیل گئیں؛
سترسٹھ دراز برس پورے طور پر گذر چکے ہیں؛
اور اُس وقت اور میری پہلی دفعہ روشنی دیکھنے یعنی
پیدا ہونے کے وقت کے درمیان؛
اس عرصہ میں پچیس اور بڑھائی چاہئیں۔
اگر اپنی عمر کی بابت میرا خیال بالکل درست ہے؛
تو صدی میں صرف آٹھ ہی برس کم ہیں؛

اور اپلوڈورس کے حساب کے بموجب اسکی پیدائش قبل مسیح ۵۷۰ میں ہوئی ہوگی ان تمام غیر معین بیانات سے قطع نظر کرکے یہہ تسلیم کر لینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ فیثاغورث اور ہیراکلیٹس کے درمیانی عرصہ میں کسی وقت موجود تھا کیونکہ وہ فیثاغورث کا ذکر کرتا ہے اور ہیراکلیٹس اُس کا ذکر کرتا ہے۔ اور نیز یہہ ایک مسلمہ امر ہے کہ وہ ایلیاٹی مذہب کا بانی تھا۔ پس فیثاغورث کے بعد ہی اُس کے زمانہ کا آغاز ہوا۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ کسی کا شاگرد نہ تھا بعض کا بیان ہے کہ وہ بوٹون اتھینوی کا شاگرد تھا۔ اور بعض کا قول ہے کہ وہ ارخیلاوس کا شاگرد تھا اور سوشن کے قول کے موافق وہ اناکسیمنڈر کا طالب علم تھا۔ وہ ایک شاعر کی حیثیت میں ہوکر مدت تک یونان کے شہروں میں گشت کرتا ہوا ایلیا میں آوارد ہوا اور وہاں ہی ۹۲ برس کی عمر میں فوت ہوگیا؛

زینوفینس ایک شاعر اور فلاسفر اور یونان کے قصیدہ نویس شاعروں میں سے ایک تھا۔ اُس کے کئی ایک تصانیف کا اقتباس آتھینا پوس نے کیا ہے۔ اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دانائی کو طاقت سے افضل تر سمجھتا تھا اُن میں چند اشعار ہیں جنمیں وہ لڈیہ کی عیش و عشرت کا ذکر کرتا ہے (۱۲ باب ۵۲۶ صفحہ ۱۱ باب صفحہ ۷ (۵) اُس ایلیا کی بنیاد نہادی کے حالات پر قریباً دو ہزار رزمیہ نظم تصنیف کیں اور ایک رزمیہ نظم اپنے شہر کوفن کی بنیاد نہادی کے حالات پر قلمبند کی۔ اُس نے اپنی فلسفانہ تعلیمات کو نظم میں بیان کیا ہے۔ اُس کے چند ایک باقی ماندہ پاروں سے اور دیگر حوالجات سے جو دیگر مورخین نے اپنی اپنی تصانیف میں مندرج کئے ہیں ہم اُسکی فلسفانہ تعلیمات کا موازنہ کر سکتے ہیں۔ اُس نے ہومر اور ہیسیڈ پر دو پر حملہ کیا ہے کیونکہ انہوں نے دیوتاؤں کو ایسے نقائص اور طبائع منسوب کئے ہیں جو انسان میں بھی بہت کم پائی جاتی ہیں۔ اُس کا یہہ بھی بیان ہے کہ دیوتاؤں کی کثرت خدا کے خالص اور صحیح خیال کے متناقض ہے۔ وہ کہتا ہے کہ سب سے اچھا صرف ایک ہی ہوسکتا ہے "خدا ایک ہے وہ تمام آنکھ تمام کان اور تمام عقل ہے۔ وہ ہمیشہ تک غیر متحرک غیر متبدل اور ایک وسیع محیط کل کرہ ہے۔ فقرہ تحت الخط سے بعض خیال کرتے ہیں کہ وہ ہمہ اوستی تھا مگر بعض کا گمان ہے کہ اُس سے مراد خدا کی کمالیت اور ہمہ جا حاضری اور ناظری مقصود ہے۔ اور نہ تو صورت میں اور نہ خیال میں فانی انسان سے تشبیہ دیا جاسکتا ہے۔ وہ بلاکسی تکلیف کے اپنے خیال کے ذریعہ تمام چیزوں پر حکومت کرتا ہے"۔ جب اُس نے چاروں طرف عالم پر نظر کی تو کہا کہ "خدا ایک ہے" (ارسطاطالیس کی مابعد الطبعیات اکتاب ۵ فصل ۶ ۹۸ باب) افلاطون کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے (السوفسطائی ۲۴۲ ق د) کہ اُسی نے سب سے پہلے یہہ تعلیم دی کہ تمام اشیا ر وہ واحد ہیں۔ خدا ازلی ہے کیونکہ وہ کسی اور شئے سے صادر نہیں ہے۔ وہ خالص ذہن اور عقل ہے۔ وہ اشیا رجو ہمکو نظر آتی ہیں سب اُس واحد ازلی کے ناکامل ظہورات ہیں۔ اُس کا قول ہے کہ ان بلند خیال معاملات کو درجۂ یقین تک دریافت کر لینے کی امید کرنا انسان کو زیبا نہیں۔ خواہ وہ کیسا ہی عمدہ بیان کیوں نہ کرے وہ علم تک کبھی بھی نہیں پہنچا مگر حتی المقدور صرف کسی شئے کے امکان تک ہی پہنچا ہے؛

اُس کا خیال ہے کہ زمین سمندر سے بنی ہے اور کسی وقت اُس کا کچھ حصہ سمندر میں غرق ہو جائے گا اُسکی رائے ہے کہ آفتاب اور مہتاب اور کواکب بخارات کے جلتے ہوئے ڈھیر ہیں جو ہر روز نئے بن جاتے ہیں۔ زمین کے ساتھ ہی انسان بھی ہلاک ہو جائینگے اور اس کی نئی پیدائش کے وقت پھر از سر نو مخلوق ہو جائینگے۔ رزلرصفحہ ۶۰) اس کی تعلیم تھی کہ موجودات کے صرف چار عناصر ہیں اور دنیاؤں کی تعداد بیشمار ہے اور وہ سب کے سب غیر متبدل ہیں۔ وہ سمجھتا تھا کہ بادل اُن بخروں سے بنتے ہیں جنکو آفتاب اپنی حرارت سے کھینچکر آسمان میں لیجاتا ہے اور انکو خلا میں معلق رکھتا ہے۔ وہ کہتا ہے عالم کی آنکھیں ہیں اور وہ دیکھ سکتا ہے اور سن بھی سکتا ہے۔ مگر سانس نہیں لے سکتا ہے۔ اور کہ یہہ اپنے تمام حصوں میں عقل اور دانائی اور دانشمند ہے۔ سب سے پہلے اسی فلاسفر نے بتلایا کہ ہر ایک شئے جو پیدا ہوتی ہے نیست ہونیکے قابل ہے اور کہ جان ایک روح ہے۔ نیز تکو چاہئے کہ ہم ظالموں سے حتی الامکان اور خوشی کے ساتھ صحبت کریں رڈائوگینیس لائبریئیس ۲۸۲ صفحہ ۳)؛

پرمینائیڈس

ایلیاٹی فلاسفروں میں سے دوسرا فلاسفر ہے اور

اِلیا کا باشندہ اور معزز خاندان سے۔ کہتے ہیں کہ امائنوس نے اُسکو فلاسفی کے مطالعہ کی ترغیب دی تھی۔ اور کہتے ہیں کہ اُس نے فیثاغورثی ڈایوجنس سے بھی تعلیم پائی تھی۔ بعد کے مصنف کہتے ہیں کہ اُس نے زینوفینس کے لکچر بھی سُنے تھے مگر ارسطاطالیس اس بات پر شک کرتا ہے (مابعد الطبیعیات ۱: ۵) کہتے ہیں کہ اُس نے اپنے شہر کے لئے قانون کی ایک کتاب بھی تصنیف کی تھی (ڈایوگنیس ۲۸۵ صفحہ ۲۴ فقرہ)؛

اس بات پر بڑی بحث ہے کہ پرمینائیڈس کس زمانہ میں موجود تھا۔ افلاطون کے بیان (پرمینائیڈس ۱۲۷) سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ زینو کیساتھ جو چالیس برس کی عمر کا تھا پانسٹھ برس کی عمر میں پنتھینیا یا میلے کے وقت اتھنیے میں آیا اور فیثاغورث کے گھر مقیم ہوا تھا۔ چونکہ یہہ واقعہ قبل از مسیح ۴۵۴ میں ہوا تھا (کلنٹن کی کتاب یونانیوں کے میلے ۳۶۴) لہذا پرمینائیڈس ۵۱۹ قبل از مسیح میں پیدا ہوا ہوگا۔ مگر اسپر دو اعتراض وارد ہوتے ہیں اول یہہ کہ ڈایوگنیس لائرٹیس (۲۸۵ صفحہ ۲۳ فقرہ) کے بیان کے مطابق پرمینائیڈس ۶۹ اولمپیڈ میں (قریب ۵۰۴-۵۰۰ قبل از مسیح) مشہور تھا (لفظ مشہور کے لئے یونانی میں آکمین ἀκμή کہتے ہیں جو عموماً آدمی کے چالیسویں برس کے لئے مستعمل ہوا کرتا ہے)، تو نتیجہ یہہ ہوگا کہ وہ ۵۱۹ قبل از مسیح قریب سولہ برس کا ہوگا۔ دوسرے افلاطون اپنے مکالمہ پرمینائیڈس میں کہتا ہے کہ سقراط کی پرمینائیڈس اور زینو سے بھی ملاقات ہوئی تھی اور تصورات کی بابت تعلیم پر اُن کے درمیان گفتگو ہوئی تھی۔ لیکن یہہ امر ناقابل تسلیم ہے کیونکہ اُسوقت سقراط کی عمر تیرہ چودہ برس کی ہوگی۔ اتھینیس (صفحہ ۵۰۵) نے بھی اسی وجہ سے افلاطون پر یہہ اعتراض کیا ہے کہ یہہ مکالمہ وقوع میں نہ آیا تھا مگر ان اعتراضات کا یہہ جواب ہو سکتا ہے کہ اول ڈایوگنیس جیسے لاپرواہ شخص پر بہت کم اعتبار ہو سکتا ہے دوم یہہ کہ افلاطون کا مکالمہ مسمّٰی بہ پرمینائیڈس جس میں مرقوم ہے کہ سقراط کی پرمینائیڈس اور زینو سے ملاقات ہوئی تھی اگرچہ بلاشک خیالی ہے تو بھی اسکی بنیاد اس امر پر ہے کہ جب سقراط لڑکا ہی تھا تو اُس نے پرمینائیڈس کا کلام بھی سنا تھا پس اسکی تاریخ ولادت ۵۹ واں اولمپیڈ (۵۴۴ قبل از مسیح) تھی؛

مِشن فیلڈ

پادری کولِن سٹراکن ولنٹائین صاحب ایل ایل ڈی۔ ایف۔ آر سی۔ ایس۔ ای۔ نے جو آگرہ میڈیکل مشنری ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کے بانی تھے اور بہت برسوں تک اس کے سپرنٹنڈنٹ رہ چکے ہیں اور جو ۲۱ر مئی ۱۹۰۵ء شمین موتھ میں فوت ہوگئے ہیں بریلی تھیولاجیکل سیمینری کے لئے ایک ہزار روپیہ وصیت کرگئے ہیں۔ اور یہہ زر وصیت انکی بیوی جینٹ کرسٹی ولنٹائین کی یادگاری کے لئے ہے جس نے آگرہ اور دیگر مقامات میں خداوند کی خدمت جانفشانی اور دیانتداری کے ساتھ ۱۸۶۰ء سے ۱۹۰۶ء تک کی ہے۔ اس میں سے ہر سال تعلیم علم الٰہی کے خاص کام کے لئے سالانہ انعامات دیئے جائینگے؛

سُنا جاتا ہے کہ سی۔ ایم۔ ایس لاہور کے پادری گرے صاحب ولایت سے جلد ہندوستان واپس آنے والے ہیں؛

ڈاکٹر ڈی۔ جے۔ سکاٹ اور انکی میم صاحبہ جو بریلی سے امریکہ کو فرلو پر گئے ہوئے ہیں نیوجرسی واقعہ امریکہ کے اوشن گروو میں مقیم ہیں۔ آپ کی صحت دن بدن اچھی ہے۔ اور آپ وہاں بڑی سرگرمی سے ہندوستان کی حالت کو بخوبی واضح کر رہے ہیں۔ جلد واپس ہند کو آنیکی امید رکھتے ہیں؛

فوچو واقعہ چین میں لڑکیوں کے کالج میں سے قریب پچاس لڑکیاں اور لڑکوں کے کالج میں سے ایک سو لڑکے صرف ایک ماہ کے اندر کلیسیا میں شامل ہوئے؛

۱۹۰۵ء کی بپٹسٹ مشن کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۰۴ء میں ۲۰۰ بپٹسٹ کلیسائیں زیادہ ہوگئی ہیں جنمیں ۴۹۹ آرڈین مشنری اور ۴۰۵۲۴ ممبر ہیں۔ ان کی کل تعداد ۲۶۰۰،۹۹ ہے۔ اس سال میں کلیسیا کے خرچ کے لئے ۱۳۲۴۲۱۱۰ ڈالر دیئے گئے۔ ریاست کی مشنوں کے لئے ۵۴۴۵۴۷۱ ڈالر۔ فارن مشنوں کے لئے ۵۹۲۴۳۸ ڈالر دیئے گئے؛

مُراسلات

معرفت کا خزانہ

عالمان یہود جنکے پاس کلام الٰہی توریت اور زبور اور صحائف انبیاء تھیں ضرور معرفت کی کنجی رکھتے تھے کیونکہ یہہ تمام کتب خدا کی طرف سے بنی اسرائیل کی ہدایت اور تعلیم کے لئے معرفت کا ایک خزانہ ہیں کیونکہ ان میں خدا کی نجات کا جو اُس نے تمام جہان کے لئے ٹھہرائی تھی جو اپنے وقت پر پوری روشنی سے دنیا میں ظاہر ہونے والی تھی اظہار تھا۔ اگرچہ ایسے ایسے رسوم اور طریق عبادت کام میں لائے جاتے تھے جو نہایت بھدے سادے تھے پر اُن میں سے کوئی بے مطلب اور فضول نہ تھا بلکہ سب کچھ جو عمل میں لایا جاتا تھا کچھ نہ کچھ مطلب رکھتا تھا۔ پر یہہ بات بخوبی واضح اور صاف ہے کہ ان تمام ایماؤں اور اشاروں کو جن کا اصل اور حقیقی مقصد مسیح منجی جہان اور مالک

کون و مکان ربنا المسیح تھا ہر کس و ناکس سمجھ نہیں سکتا تھا بلکہ یہہ تمام تعلیمات اُس شفیع اور ناجی کا ایک دھندلا نشان اور اشارہ ہیں مگر تاہم اسقدر تو پیشتر یہہ بات نہایت ضروری بھی تھی کہ اس نجات دہندہ کی خوشخبری اُس زمانے کے لوگون کو بھی دی جاوے۔ یہودی عالم ضرور معرفت کی کنجی رکھتے ہیں پر پوری اور کامل روشنی اُس کے کمال جمال و جلال سمیت ابھی ظاہر نہ ہوئی تھی اور موعود مسیحا ظاہر نہ ہوا تھا پر اس کی انتظاری ضرور تھی۔ پر افسوس انسانی کمزوری پر کہ وہ علما اور ہادیان دین حقیقی اور اصلی مقصد سے فیضیاب نہ ہوئے بلکہ باوجود حاصل کرنے معرفت کی کنجی کے وہ اندھیرے میں رہے اور چشمہ زندگی کے پاس آکر انہوں نے اپنی پیاس کو نہ بجھایا۔ حالانکہ وہ موعود خود علانیا طور سے بلند آواز سے انکو پکار پکار دعوت دیتا رہا مگر وہ ہرگز ہرگز شنوا نہ ہوئے بلکہ اُس کے دشمن جانی ہو گئے اس لئے خداوند یسوع مسیح ان یہودی عالمون کی حالت کو کھولکر لوگوں سے بیان کرتا ہے۔ کہ اُن کے پاس معرفت کی کنجی تو ہے پر وہ تعصب سے ایسے اندھے ہو گئے ہیں کہ راستی سے منحرف ہو کر بے راہ ہو گئے ہیں اور یوں نہ وہ خود ابدی زندگی کو حاصل کرینگے پر اور دوسرون کو بھی اس میں داخل ہونے سے روکینگے۔ اور حقیقتاً یہہ ہی صورت اُن لوگوں کی رہی اور اب تک انکی تمام قومون پر تاریکی اور پردہ پڑا رہتا ہے۔ اور وہ حقیقت سے دور رہے ہیں۔ اور نہ صرف یہہ بلکہ حقیقت کو رد کرنے کے سبب سے اُنپر انواع و اقسام کی آفتین آپڑی ہیں جنکو وہ اس وقت تک سہہ رہے ہیں۔ اور جب انکا یہہ حال ہوا تو خدا نے اسوقت سے یہہ خدمت کا اعلیٰ کام دوسری قسم کے لوگوں کو سپرد کر دیا ہے جنکو مسیحی خادمان دین کہا جاتا ہے۔ اور اب معرفت کا خزانہ انجیل مقدس ہے کیونکہ یہہ تمام کتب سابقہ کے بعد اُن سب کی تکمیل کا پورا اظہار ہے اور مسیح موعود کا مژدہ اور نجات کا اعلان ہے۔ مگر سابقہ ہی وہ کتابین منسوخ یا رد نہیں ہو گئیں کیونکہ وہ اب تک اُسی درجہ تک معرفت کا خزانہ بنی رہتی ہیں اور مخالفان دین کے لئے ایک اعلیٰ ثبوت ہیں۔ پر معرفت کے خزانہ انجیل مقدس میں بھرے ہیں جن سے نجات کی دولت بے شمار لوگوں کو حاصل ہے*

راقم جے۔ ایس

ڈیئیر اڈیٹر صاحب

تسلیم۔ گذارش کمترین کی یہہ ہے کہ براے مہربانی یہہ چند سطور اخبار نور افشان کے کسی گوشہ میں درج فرماکر بندہ کو مشکور و ممنون فرماویں*

نام کے مسیحی

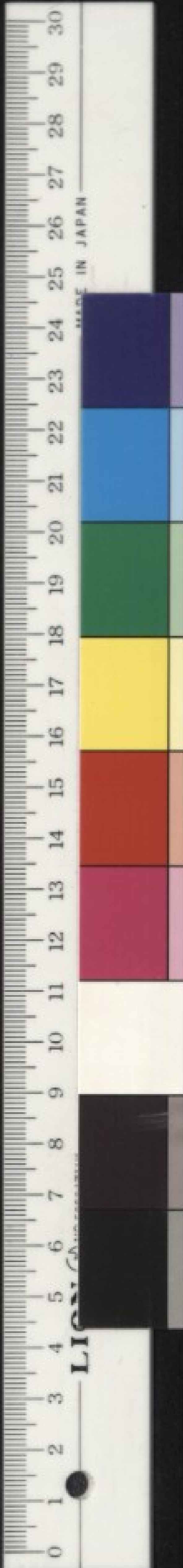
(۱) جناب من واضح ہو کہ یہان راولپنڈی میں دو مشن یعنے یو۔ پی۔ مشن اور چرچ مشن کی طرف سے خداوند کا کلام ہو رہا ہے۔ شہر میں یو۔ پی۔ مشن کا گرجا ہے اور چھاونی میں کرائسٹ چرچ میں صبح نو بجے شام صدر بازار مشن کے کرایہ کے مکان میں گرجا ہوتا ہے.......... یہان پر کئی ایک ایسے نام کے عیسائی موجود ہیں جنہوں نے پانی سے بپتسمہ پایا گر روح القدس سے بپتسمہ نہیں پایا اور مشن کے قل ممبر ہو کر پاک شراکت میں بھی شامل ہوتے ہیں جو کہ آپ خود اتوار کو عبادت کیلئے گرجا میں نہیں جاتے اور دوسروں کو کہتے ہیں کہ شام کو گرجا میں نہ جاؤ کیونکہ خدا ہاتھ کی بنائی ہوئی ہیکلون میں نہیں رہتا وغیرہ وغیرہ (۲) جناب من سوال لازم آتا ہے کہ ایسے مسیحی بھائیوں کے لئے کیا کرنا چاہئے۔ اب میں تمام بزرگان مشنری صاحبان سے اور مسیحی برادران سے درخواست کرتا ہوں کہ ایسے بھائیوں کے لئے خداوند یسوع مسیح سے دعا کریں کہ وہ اپنے لوگوں کی امداد آپ خود کرے اور پھر دعا کیجاوے کہ لوگوں کو دلی محبت سے بھرپور کر دیوے آمین۔ تاکہ سب مسیحی بھائی شوق سے گرجا میں عبادت کے لئے جایا کریں اور خداوند خدا سب کو برکت دیوے کہ ہم سب اپنے اپنے چال و چلن سے خداوند خدا کا جلال ظاہر کیا کریں*

(۳) اور اس بات کے لئے بھی دعا کیجاوے کہ ہر دو مشن کے پاسبانوں میں اور دو نو مشنوں کے مسیحی بھائیوں میں خداوند اپنی برکت نازل کرے اور مسیحی محبت پیدا کریں ہم آپس میں میل محبت میں رہکر خداوند خدا کا جلال ظاہر کریں کیونکہ خداوند یسوع مسیح نے خود اپنی زبان مبارک سے فرمایا ہے کہ تم میرے حکمون کو حفظ کرو خداوند کا خاص حکم یہہ ہے کہ آپس میں محبت رکھو ایک دوسرے کو پیار کرو وغیرہ وغیرہ*

ہر ایک ناظرین نور افشان سے درخواست ہے کہ آپ لوگ مہربانی سے اس خاکسار کیلئے دعا کریں کہ میں جب تک اس دنیا میں جیتا رہوں خداوند خدا کے جلال ظاہر کرنے کے لئے جیتا رہوں۔ کیونکہ زندگی جو کہ خداوند نے مجھ کو دی ہے اپنے کام کے لئے دی ہوئی ہے*

راقم

رام سنگھ کنٹی کشٹ کرائسٹ چرچ صدر بازار چھاونی راولپنڈی*



ہمارے لئے بہت عمدہ اور مفید ہیں۔ اور بڑی عمدگی سے چھپتے ہیں۔ صرف آدھ آنہ کا ٹکٹ روانہ فرمادیں اخبار آپکی خدمت میں فوراً روانہ کیا جاویگا۔ سالانہ قیمت انکی صرف تین آنے ہے۔

درخواستیں پادری چارلس۔ ایچ۔ ماٹیمن صاحب کے نام فتح پور ہنسوا کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

وصف ایشور آریہ

ہم گذشتہ پرچوں میں خدا کی دو صفات یعنی اُسکے خالق اور مالک ہونیکا ذکر کرچکے ہیں اب ہم اُس کے سرب شکتیمان ہونے پر غور کرینگے۔ ماسوا اس کے ناظرین پر اظہر من الشمس ہے کہ یہہ ایک ایسا ایشوری گن ہے کہ بدون جسکے ہمہ صفات ایزدی فسخ ہو جاتے ہیں اور خدا کی ہستی کا ثبوت بھی بغیر صفت متذکرہ بالا کے محال ہے۔ اِس لئے بہتر جانا کہ میں اپنے معزز ناظرین کو آریہ سماج کے عقائد کے بموجب یہہ جتاؤں کہ درحقیقت آریہ صاحبان اِس متبرک ایشوری گن سے بھی ناآشنا ہیں لہذا آگے چلکر جیسے کہ آنحضرات کے خیالات بھی خود بخود ناظرین پر روشن ہوجائیگا چنانچہ اب ہم لفظ سرب شکتیمان کے معنے اور اُس کی تعریف پر متوجہ ہوں گے۔ سرب شکتیمان ایک سنسکرت لفظ ہے اور اردو میں اس کے بجائے لفظ قادر مطلق استعمال کیا جاتا ہے لیکن قادر مطلق سرب شکتیمان کے اصلی مقصد کو صحیح طور سے ادا نہیں کرتا۔ خیر اسوقت ہم اسی کو زیر بحث رکھینگے اور اس مطلب کی بنا پر قادر مطلق کی یہی تعریف ہوسکتی ہے کہ قادر مطلق وہ اسم فاعل ہے جو کسی شے کے لئے محتاج بالغیر نہ ہو بلکہ ہمہ صفات موصوف ہو اسکو سرب شکتیمان کہتے ہیں لیکن برخلاف اس تشریح مذکور کے جب ہم آریوں کے نیموں پر تامل کرتے ہیں تو اس بات کا صاف طور سے اظہار ہوجاتا ہے کہ ہمارے آریہ احباب خدا کو سرب شکتیمان حقیقی طور سے نہیں مانتے بلکہ محض مجازی طور سے اور اس امر کے ثبوت کے بارہ میں ستیارتھ پرکاش رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا شاہد ہیں جہاں پر جناب نے معجزات کا انکار و خداوند کی ہستی کے علاوہ غیر ہستی الٰہی کو قدیم الوجود قرار دیا ہے اور اُس پاک پروردگار لامحتاج کو محتاج بالغیر بناکر خدا کے درجہ سے ہی گرادیا ہے اور باوجود گرا دینے کے بھی اگر آریوں سے پوچھا جائے کہ کیا آپ لوگ واقعی ایشور کو سرب شکتیمان و سرب ویاپی وغیرہ صفات سے موصوف جانتے ہیں تو امید واثق کہ یہی جواب ملیگا کہ بیشک ہم مانتے ہیں لیکن افسوس کہ دیانندی برادران خداوند عزوجل شانہٗ کی اسی ضروریات متعلقہ سے مطلق ناواقف ہیں اور بجز اس کے اگر آپ کے بانی سوامی دیانند صاحب کی تصنیفات کی طرف خیال کیا جاوے تو انکی تشریح سرب شکتیمان اِس امر کی شاہد ہے کہ سوامی صاحب اس قومی مسلہ کی اُلٹی تاویل نہ کرتے کیونکہ یہہ ایک ایسا لفظ ہے کہ جس کی صحیح صحیح تاویل عام آدمی بھی کرسکتا ہے لیکن گو آریہ صاحبان اسکی اب الٹی پلٹی تشریحات کریں تو بھی کچھ نہیں بنتا اس فولادی قلعہ کا سماجی ہتھیاروں سے گرنا محال ہے۔ لہذا اسوقت ہم آپ کے گورو صاحب کے قول کے مطابق انصاف کرینگے اور یہہ جتائینگے کہ ایشور آریہ محتاج بالغیر ہونے کی وجہ سے قادر مطلق یا سرب شکتیمان نہیں ٹھہر سکتا چنانچہ آں حضرات کے بانی صاحب اپنی کتاب موسومہ ستیارتھ پرکاش میں سرب شکتیمان کی تفسیر میں یوں رقم فرماتے ہیں کہ سرب شکتیمان وہ ہے جو بغیر کسی دوسرے کی امداد سے اپنے کام کو انجام تک پہنچائے اسکو سرب شکتیمان کہتے ہیں۔ اب جناب کی اس تحریر سے صریحاً ثابت ہے کہ ایشور محتاج دوسرے کا نہیں ہے لیکن جب دوسرے پہلو پر نظر ڈالتے ہیں تو واضح ہوتا ہے کہ ایشور دو ازلی وجودوں کا محتاج ہے بغیر اُن کے وہ کچھ نہیں کرسکتا۔ اور اسی تشریح کے مطابق ایشور وہ ہے جو غیر کا محتاج نہیں بلکہ تمام قدرتوں کا مالک ہے اور چونکہ بموجب اصول آریان روح اور مادہ محدود اور ماسوا اللہ کے ہو خدا نہیں بلکہ خدا کی ذات سے غیر ہو۔ لیکن تو بھی خدا کو انکی ضرورت ہے اور بدون اُن کے وہ اِس عالم موجودات کو نہیں بناسکتا بغیر اُن کے موجودات کو زینت دینے میں سراسر قاصر و عاجز ہے اور جب غیر سے ضرورت نسبت ہوئی تو پھر محتاج بالغیر ہوا اور اپنی ذات کے علاوہ دوسروں سے امداد کا حاجتمند ٹھہرا اور جب حاجت مند ہوا تو محدود ہوکر سرب شکتیمان بھی نہ رہا بلکہ بقول افسان الپت شکتیمان بن گیا جو اُس الٰہی ذات کی شان کے خلاف ہے اب بندہ التماس کرتا ہے کہ اگر اور کوئی گریز کرنے کی راہ باقی ہے تو شوق سے بیان فرمائیں ورنہ اللہ اللہ خیر صلا۔ باقی آیندہ

راقم پی۔ این۔ از سی۔ بی ہائی سکول لودیانہ

آریہ صاحب کی چیدہ برائی

اب وجوہات مذکورہ بالا سے بالتصریح یہہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ بنی اسرائیل نے خدا کی فرمانبرداری و تابعداری نہیں کی بلکہ بار بار اس کے عہد کے خلاف چلے جیسا لکھا ہے نبیوں میں سے کسکو تمہارے باپ دادوں نے نہ ستایا ہاں انہوں نے اُس راستباز کے آنے کی خبر دینے والوں کو قتل کیا جسکے اب تم پکڑنے والے اور خونی ہوئے تم نے فرشتوں کے وسیلے سے شریعت پائی پر عمل میں نہ لائے۔ اعمال ۷۔ ۵۲۔ ۵۳ پس جب نافرمانی رو گردانی عہد شکنی بنی اسرائیل سے وقوع میں آئی۔ تو آریہ صاحب نے عہد شکنی کا بہتان و جھوٹا الزام خدائے پاک کے اوپر کیوں رکھا یہہ صرف اُن کے

دل کی خرابی اور غرور کا نتیجہ ہے۔ دیکھئے آپ کے خیال اور کیسی ناقص سمجھ ہے کہ خدا کے میری عہد شکنی کہنے کو آپ نے یہہ سمجھ لیا کہ خدا عہد شکنی کا اقراری ہے۔ آپ کے اعتراض اور تقریر کا نتیجہ یہہ ہے کہ خدانے عہد شکنی کی اور بالعوض اُس قصور کے بنی اسرائیل نے چالیس برس تباہی اٹھائی واہ صاحب آپ کے منطقی خیالات بہت وسیع ہیں ہماری دعا ہے خدا آپ پر اپنا فضل کرے ۔

اب ہم ناظرین کی خدمت میں چند مقامات بدیں خیال پیش کرینگے جن سے ثابت ہوجاوے کہ خدانے عہد اور وعدوں کے پورا کرنے میں وفادار ہے دیکھو خدا اُس قسم اور وعدے کا ذکر اضحاق سے کرتا جو ابراہام سے کرچکا تھا اور اس کے ساتھ بھی وعدہ کرتا ہے کیونکہ میں تجھے اور تیری نسل کو یہہ سب ملک دونگا اور میں اُس قسم کو جو میں نے تیرے باپ ابراہام سے کی ہے وفا کرونگا اور میں تیری اولاد کو آسمان کے ستاروں کی مانند وافر کرونگا اور یہہ سب ملک تیری نسل کو دونگا اور زمین کی سب قومیں تیری نسل سے برکت پاوینگی اس لئے کہ ابراہام نے میری آواز کو سنا اور میری تاکید کو میرے حکموں اور میرے قانونوں اور میری شرعوں کو حفظ کیا ہے۔

اور دیکھو تو اپنی صداقت سے اور دل کی راستی سے اُس زمین کا وارث ہونے نہیں جاتا بلکہ خداوند تیرا خدا اُن قوموں کی شرارت کے باعث اُنکو تیرے آگے سے خارج کرتا ہے تاکہ وہ اُس بات کو جو اُس نے قسم کہا کے تیرے باپ دادوں ابراہام اور اضحاق اور یعقوب سے کہی پورا کرے۔ استثنا ۹-۵- اور استثنا ۴-۳۱- کیونکہ خداوند تیرا خدا رحیم خدا ہے وہ تجھے چھوڑ نہ دیگا نہ تجھے ہلاک کریگا اور نہ اس عہد کو جسکی بابت اُس نے تیرے باپ دادوں سے قسم کھائی ہے بھولیگا ۔

اور باوجود اس کے تونے اپنے بڑے رحم سے اُنہیں ایک لخت نیست و نابود نہ کیا اور انہیں بالکل چھوڑ نہیں دیا کیونکہ خدا تو رحیم و کریم تو ہے ہی اور اب اے ہمارے خدا جو بزرگ اور قادر اور مہیب خدا ہے اور عہد اور رحمت پر وفا کرتا ہے نحمیاہ ۹-۳۱-۳۲ آیت ۔

اور وہ بچانیوالا اُنہیں کے درمیان آویگا ہاں اُنہیں کے درمیان جو یعقوب میں بدی سے باز آتے خداوند فرماتا ہے کیونکہ میں جو ہوں سو اُن کے ساتھ میرا یہہ عہد ہے خداوند فرماتا ہے کہ میری روح جو تجھ پر ہے اور میری باتیں جو میں نے تیرے منہہ میں ڈالی ہیں تیرے منہہ سے اور تیری نسل کے منہہ سے اور تیری نسل کی نسل کے منہہ سے اب سے لیکے ابد تک جاتی نہ رہینگی خداوند کا یہی ارشاد ہے یسعیا ۵۹-۲۰-۲۱ ۔

جب تو پانیوں میں گذر کرے گا تو میں تیرے ساتھ ہونگا اور جب تو ندیوں میں ہوکے جائیگا تو وہ تجھے نہ ڈوبائینگی جب تو آگ کے درمیان چلے گا تو تجھے آنچ نہ لگیگی اور شعلہ تجھے نہ جلاویگا کہ میں خداوند تیرا خدا ہوں اسرائیل کا قدوس تیرا بچانے والا میں ہوں یسعیاہ ۴۳-۲-۳ ۔ باقی آیندہ ۔ (رضا مسیح)

انتقال پُر ملال

جناب اڈیٹر صاحب

آج واقعہ ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء کو مسٹر سمویل شاہ خلف الرشید بابو سنت شاہ اِس جہان فانی سے رحلت کرکے ہمیشہ کے لئے اپنی ابدی جگہ میں چلاگیا اور اِس وقت اپنے خداوند یسوع مسیح کے پاس ہے۔ ابھی عرصہ تین ماہ کا بھی نہیں گذرا تھا کہ آپ کا بڑا بھائی نادر شاہ اِس جہان زوال پذیر سے کوچ کر گیا تھا۔ مگر اثنا تین ماہ میں چھوٹا بھائی سمویل شاہ عرف تخلص لطیف بڑے بھائی کے غم والم میں بعارضہ بخار دو ماہ مبتلا رہکر اپنے بھائی کے پاس اصلی وطن میں پہنچ گیا ہے۔ والدین کو اس ضعیفی میں ان دونوں نوجوانوں کا سخت صدمہ صدمۂ جانکاہ ہے اور عمران دونوں مرحوموں کی یہہ ہے۔ بڑے کی تیس ۳۰ سال اور چھوٹے کی پچیس ۲۵ سال خداوند کریم ان کے والدین اور خویش واقارب کو صبر جمیل عطا کرے ۔ راقم ۔ اے غلپ۔ سلف سپورٹ پرچم شادیوال

دلچسپ معلومات

ایک امریکن لیڈی مس اینی۔ بی مُرنے جوروڈس سکول واقعہ فلاڈیلفہ کی سوپروائزنگ پرنسپل تھی اور اِس منصب سے معزول کردی گئی تھی ایک شکشنل سکول بورڈ کے سابق پرنسپل ڈاکٹر ہارودی کے خلاف ۵۰ ہزار ڈالر کا مقدمہ دائر کیاہے۔ اس مقدمہ میں وہ کامیاب ہوگئی۔ اور قریب ۱۵ ہزار ڈالر کی ڈگری اُسکو ملگئی۔ وہ ان خطوط کے سبب سے اپنے عہدے سے معزول کی گئی تھی جنکی بابت کہاجاتا تھا کہ اُس نے لکھے ہیں مگر وہ اس بات سے انکار کرتی تھی۔ اور چونکہ کسی وکیل نے اِس کے مقدمہ کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیا اس لئے خود اُس نے قوانین کا مطالعہ کیا اور اپنی حمایت اور مخالف کی تردید کے قابل ہوگئی ۔

انگلستان میں مناکحت کی تعداد کم ہوتی جاتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انگریز لوگ شادی کو بڑا سمجھتے ہیں چنانچہ رجسٹرار جنرل کی رپوٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۰۳ء میں ۲۶۱۵۰۹ ہزار شادیاں ہوئیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۸۹۵ء سے اسمیں کمی آرہی ہے۔ ۱۹۰۳ء کی پیدایش ۲۸۴ فیہزار تھی۔ اور یہہ تعداد سب سے ادنیٰ ہے۔ اس طرح اموات کی بھی یہی حالت ہے فیہزار ۱۵ء۴ زندہ ہیں قانون طبعی کے خلاف کرنے اور اسکو بڑا سمجھنے کا نتیجہ ہے کہ آبادی کم ہوتی جاتی ہے ۔

واقعات اور عجائبات

دنیا کے بڑے بڑے ٹنل

اس راستہ کا نام ہے۔ جو ریلوے گاڑیوں کی آمد و رفت کے لئے پہاڑوں کو کاٹ کر بنایا جاتا ہے۔ ذیل میں ہم دنیا کے سب سے بڑے ایسے ٹنل کا ذکر کرینگے۔ جو ابھی تک تکمیل نہیں پہنچے۔ اس سے یورپین قوموں کی علو حوصلگی کا بھی پورا پورا پتہ لگ سکیگا۔ اور بآسانی معلوم ہو سکیگا کہ ہم میں اور ان میں کیا فرق ہے؛—

نام ٹنل	لمبائی	تاریخ تکمیل
سمپلن	$12\frac{1}{4}$ میل	جولائی ۱۹۰۵ء تک مکمل ہوگا
سینٹ گوتھارڈ	$9\frac{1}{4}$ میل	۱۸۸۳ء
مونٹ لینس	پورے ۸ میل	۱۸۷۰ء
ارل برگ	$6\frac{1}{2}$ میل	۱۸۸۴ء
سیورن	۴ میل ۶۲۴ گز	

سمپلن ٹنل کی لمبائی کی زیادتی کی وجہ یہہ بتائی جاتی ہے کہ سطح سمندر سے اس کی بلندی دوسرے ٹنلز کے مقابلہ میں بہت کم ہے کیونکہ سمپلن ٹنل سطح سمندر سے صرف ۲۳۱۰ فٹ بلند ہے جبکہ ارل برگ ۴۲۰۰ فٹ۔ مونٹ لینس ۴۲۹۸ فٹ۔ اور سینٹ گوتھارڈ ۳۷۸۸ فٹ بلند ہے؛

سمپلن ٹنل کی لاگت کا تخمینہ ۲۸۰۰۰۰۰ پونڈ کیا گیا تھا۔ لیکن بعد میں ۳۲۰۰۰۰ پونڈ اور بڑھانے پڑے بجائے ایک کے اس جگہ پر پہلو بہ پہلو دو ٹنل بنائے گئے ہیں۔ یعنی ایک اَپ ٹرینوں کے لئے۔ اور دوسرا ڈون ٹرینوں کے واسطے۔ دونوں کا درمیانی فاصلہ ۵۰ فیٹ ہے۔ اور مختلف جگہوں پر بذریعہ اندرونی راستوں کے ایک دوسرے کے ساتھ پیوستہ ہیں۔ باسوائے دو خموں کے جو ٹنل میں داخل ہوتے ہی پیش آتے ہیں۔ یہہ ٹنل بالکل سیدھا ہے؛

اس ٹنل کی ساخت کا ٹھیکہ مسرز برینڈٹ برینڈو اینڈ ہمبرگ کو ملا ہے۔ جنہوں نے اس کام کو اگست ۱۸۹۸ء میں شروع کیا۔ اور پانچ برس کے عرصہ میں مکمل کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن یہہ میعاد بباعث چند وجوہات خاص کے بڑھا دی گئی ہے۔ ٹنل کے دونوں انجاموں پر مست سے مکانات جن میں ہر طرح کی آسایش کا بندوبست کیا گیا ہے۔ کاریگروں کے لئے بنائے گئے ہیں۔ ۴۰۰۰ آدمی ایک طرف اور ۶۰۰۰ دوسری طرف کام کرتے ہیں۔ سوائے چند خاص دنوں کے کام دن رات برابر جاری رہتا ہے۔ آٹھ گھنٹہ کی محنت کے بعد کاریگر بدل جاتے ہیں۔ کاریگروں کی صحت اور آرام کا پرلے درجہ کا انتظام ہے۔ چونکہ ٹنل کے اوپر ۷۰۰۰ فٹ مٹی کی موٹی تہ ہے۔ اس لئے چٹان کی حرارت عموماً ۹۰ درجہ الیف ہے جو بعض اوقات ۱۳۱ درجہ الیف تک بڑھ جاتی ہے۔ یہہ حرارت جو ٹنل میں بڑھتی رہتی ہے یہی بڑی مشکل بات ہے۔ کیونکہ اس قدر سخت گرمی میں کام کرنا بالکل ناممکن ہے۔ لیکن ٹنل کے اندر کی ہوا بذریعہ برف کے ٹھنڈی کی جاتی ہے جو اس طرح سے ۷۰ درجہ الیف تک کم ہو جاتی ہے۔ ایک تنگ رستہ والی چھوٹی سی ریلوے دونوں ٹنلز میں کام کرتی ہے۔ دھواں انجن کے اندر ہی جذب ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ انجن کے چلتے ہی سٹیم ۲۲۰ پونڈ فی انچ دباؤ کی طاقت حاصل کر لیتی ہے۔ اس لئے آگ بھڑکانے کی ضرورت نہیں پڑتی؛ (اردو اخبار)

رسید زر

مسٹر ایس۔ سموئیل۔ منٹگمری والہ	عہ ۸
مسٹر ٹی۔ ڈیوس۔ بمبئی	عصہ
بادا امرداس۔ مکتسر	عہ ۸
ڈبلیو۔ ٹی۔ گرے۔ لکھنؤ	عہ ۸
مسٹر العیزر۔ کسولی	عہ ۸
حافظ احمد مسیح - دہلی	عہ ۸
مسٹر کلینسی ایڈورڈس۔ دیرہ دون	عہ ۸

وکیل اور زمیندار کا قصہ

کسی گاؤں میں ایک سادہ لوح وغریب زمیندار برنارڈ نامی رہا کرتا تھا۔ ایک دن اسکو شہر جانے کا اتفاق ہوا وہاں وہ ایک مشہور وکیل سے ملا۔ اور پوچھا کہ کیا سبب ہے کہ ہم زمیندار تو رات دن بیلوں کی طرح محنت کرتے ہیں اور پھر بھی تنگحال ہیں۔ آپ لوگ صرف چند گھنٹے کام کرتے ہیں۔ اور خوب عیش وعشرت سے گذران کرتے ہیں وکیل نے اپنی فیس لیکر ایک بند لفافہ برنارڈ صاحب کے حوالہ کیا۔ گھر میں آن کر شام کے وقت زمیندار نے لفافہ کھولا۔ تو لکھا تھا "مسٹر برنارڈ جو کام آج کر سکتے ہو۔ اُس کو کل پر مت ڈالو؛"

زمیندار کا ہزاروں من چارہ باہر کھیت میں پڑا تھا فوراً اُس کو گھر لاکر مکان کے اندر رکھوا دیا۔ رات کو طوفان آیا اور بارش موسلا دھار ہوئی جن لوگوں کا چارہ باہر تھا سب بہ گیا۔ اگلے دن سارے گاؤں میں صرف برنارڈ ہی ہشاش بشاش تھا۔ طاعون کا طوفان بارش کے طوفان سے بھی خوفناک ہے۔ اور جو لوگ طاعون کی دوائی قبل از وقت گھر میں موجود رکھتے ہیں۔ وہی برنارڈ کی طرح خوش وخرم دیکھے رہ سکتے ہیں۔ ہمنے کبھی نہیں سُنا کہ کسی مریض نے ہماری دوا کا استعمال کیا ہو اور وہ راضی نہ ہوا ہو۔ یا کسی تندرست آدمی نے اس کا تھوڑا تھوڑا استعمال کیا ہو اور وہ پلیگ کا شکار ہوا ہو۔ ا۔ دوائی طاعون ہزاروں جانیں بچا چکی ہے قیمت دو روپیہ فی شیشی ۲۔ خضاب مثل تیل پھولیل کے لگایا جاتا ہے۔ بالوں کو ریشم جیسے نرم رکھتا ہے۔ سفید بالوں کو سیاہ بھنور کرکے اصلی رنگت دیتا ہے قیمت دو روپے ۳۔ روغن وگولیاں۔ ان کے استعمال سے بال ہمیشہ سیاہ رہتے ہیں۔ اگر سفید ہو گئے ہوں۔ تو بھی آہستہ آہستہ سیاہ ہو جاتے قیمت دو روپے ۴۔ گلگونہ چہرہ سے چھریاں چھائیاں سیاہ داغ وکیل دور کرتا ہے۔ اور چہرہ کو خوب صورت وبارونق رکھتا ہے قیمت عہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ خط وکتابت کا پتہ [illegible]

نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعہ پنجاب رلیجس بک سوسائٹی لاہور

رومتہ الکبریٰ کی آتش زدگی تیصر نیرو کے زمانے کا ایک تاریخی ناول ۴ر۔ **ورجل کی نظم** اینیڈ کا قصہ جنگ ٹرائے اور یولیس کے سفر و مصائب کے حالات معہ سوانح عمری ہومر اور یونانیوں کا علم الاصنام قیمت ۸ر۔ **تاریخ بائیبل** مصنفہ ڈاکٹر ملیکی صاحب کے اور جن قوموں کا اسمیں ذکر آیا ہے تاریخی حالات ہیں۔ ۵۰ صفحہ ۱۲ر **الہام بائیبل** مصنفہ ڈاکٹر پیٹرسن ستمصہ۔ اس میں بائیبل کی ماہیت اور حیثیت پر مفصل بحث ہے ۱۲ر۔ **یسوع مسیح کی گرفتاری اور موت** از ڈاکٹر سالکر صاحب اس میں علاوہ تاریخی حالات و اخلاقی شریعت کے ان ساتوں مقولوں پر مفصل بحث ہے جو خداوند یسوع مسیح کی زبان سے صلیب پر نکلے تھے قیمت ۱۲ر۔ **الفریڈ اعظم** کی سوانح عمری ۲ر **سکندر اعظم کی سوانح عمری** ۲ر **میرے رہنے کا گھر** جسم انسانی کا دلچسپ حال باتصویر ۱۲ر **سورج چاند ستارے** علم ہیئت کا ایک مبسوط باتصویر رسالہ جسمیں اسوقت تک کی دریافتوں کا ذکر ہے ۸ر **تاریخ یونان** اس میں یونانیوں کی تاریخ فتوحات اور عروج و زوال کے اسباب درج ہیں۔

زندہ مسیح اور اناجیل اربعہ اس میں مسیحیوں کے ایمان کی بنیاد پڑنے اور اناجیل کے حق میں جو معتبر ثبوت ہیں ان کا ذکر ہے۔ قیمت ۱۲ر۔ **حیات المسیح** یسوع مسیح کی زندگی اس کے کاموں اور تعلیمات پر بحث ہے۔ قیمت ۱۲ر۔ **معذرت نامہ سقراط** جس میں حکیم سقراط اور فلسفہ یونان کا مفصل حال درج ہے قیمت ۸ر

درخواستیں اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی لاہور کے نام آنی چاہئیں

پریسبیٹرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبیٹرین بیواؤں اور یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر حکتانہ شہادت ہے۔ ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کر کے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور پر بیمہ نہیں دیتا ہے۔ اس میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے۔ جس کسی کو چاہئے منیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرانا چاہتے ہیں۔ ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں۔

المشتہر

پادری والٹر جے۔ کلارک منیجنگ ڈائرکٹر

نولکھا لاہور

ضرورت

سی۔ ایم۔ ایس مشن ڈسپنسری غازیاباد کے لئے ایک مسیحی کمپونڈر لڑکی کی ضرورت ہے کل درخواستیں مس ولسپٹ صاحبہ کے نام پر سی۔ ایم۔ ایس مشن ہوس غازیاباد کے پتہ پر آویں۔

لودیانہ۔ گھنٹہ گھر بننا شروع ہوگیا گرمی سخت پڑتی

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ۱۲ر معہ ضمیمہ ۱۲ر
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک " ۱۲ر " ۱۲ر
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۱۲ر	۱۲ر	۱۲ر
چوتھائی کالم	۱۲ر	۱۲ر	۱۲ر
نصف کالم	۱۲ر	۱۲ر	۱۲ر
پورا کالم	۱۲ر	۱۲ر	۱۲ر
پورا صفحہ	۱۲ر	۱۲ر	۱۲ر

ایک دفعہ کے لئے فی سطر فی کالم ۲ر مابعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول ۱۲ر
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول ۱۲ر معہ محصول ۱۲ر

اشتہار

ٹائپ نویسی، اختصار نویسی، بک کیپنگ و طریقہ خط و کتابت وغیرہ کرسچن بوائز ہائی سکول لودیانہ کے متعلق ایک شاخ کھولی گئی ہے جس میں مندرجہ بالا مضامین بڑی عمدگی سے سکھلائے جاتے ہیں داخلے کیلئے انگریزی کی عمدہ لیاقت ضروری ہے مفصل حالات ذیل کے پتہ پر خط روانہ کرنے سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ پرنسپل سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ

پادری ای ایم ویبری صاحب ڈی ڈی۔ اڈیٹر و مینیجر نور افشان کے واسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ داکلی کے اہتمام سے چھپا